بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء وعسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۳ | ۳ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ ۳۰ وفا ۱۳۴۷ھ ۳۰ جولائی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۷۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے۔

اُس کے پاک انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے جس سے سچا یقین اور بصیرت حاصل ہوتی ہے

"اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اس میں بڑا نکتہ معرفت یہی ہے کہ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے اور اس کے پاک انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے جو اس کو خدا تعالےٰ پر ایک سچا یقین اور بصیرت عطا کرتا ہے۔ اس صحبت میں صدق دل سے رہ کر وہ خدا تعالےٰ کی آیات اور نشانات کو دیکھتا ہے جو ایمان کو بڑھانے کے ذریعے ہیں۔

جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو اس میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فوراً اٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سنکر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔

صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے۔ مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور رہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹)

اخبار احمدیہ

97

۔ ربوہ ۲۹ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

[redacted]

۔ ربوہ ۲۹ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے اندازہ برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

۔ مکرم منیر احمد صاحب نے لنڈن سے اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ رشیدہ بیگم صاحبہ چند دن سے بیمار ہیں۔ ان کے پیٹ میں رسولی ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کو کامل شفا عطا فرمائے اور ہر تکلیف سے محفوظ رکھے آمین

(پرائیویٹ سکرٹری)

۔ سلسلہ کے دیرینہ اور مخلص خادم مکرم میاں محمد سعید صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر حال ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع ملتان کچھ دنوں سے بعارضہ خونی اسہال بیمار ہیں۔ کمزوری اور نقاہت بہت ہو چکی ہے۔ انہیں نشتر ہسپتال کے وارڈ نمبر ۶ میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب جماعت اس فدائی سلسلہ حقہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبداللطیف چوہدری) ملتان

۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مکرم محمود سلیم ربانی صاحب کے ہاں ہالینڈ میں توام بچوں (ایک لڑکا اور ایک لڑکی) کی پیدائش ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ بچوں کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز بخشے۔ نیز خادم دین اور بلند اقبال بنائے آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

۔ مکرم مولوی عبدالشکور صاحب نے فری ٹاؤن سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم مولوی محمد صدیق شاہد صاحب بمعہ فیملی غانا سے سیرالیون پہنچ گئے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب موصوف وہاں مکرم مولوی عبدالشکور صاحب سے سیرالیون مشن کا چارج لیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کا قیام وہاں مبارک کرے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اور ان سب کا حافظ و ناصر ہو آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ وفا ۱۳۴۷ ہش

اسراف

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (اعراف)

یعنی کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو۔ ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر اسراف کے متعلق فرمایا ہے۔

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (انعام ۱۴۲)

یعنی اللہ تعالےٰ مسرفین کو پسند نہیں کرتا یہی نہیں بلکہ قرآن کریم نے اسراف کو ایک بہت بڑا گناہ بیان کیا ہے۔ اور بہت سی آیات میں مسرفین کی مذمت کی ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات کے مطالعہ سے جن میں اسراف کا ذکر ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسراف صرف ضروریات زندگی ہی تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ انسان دین اور دیگر معاملات میں بھی اسراف کا مرتکب ہوتا ہے کہ اسراف ایک بنیادی برائی ہے جو انسان کے مختلف معاملات میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور انسان کو اسلامی تعلیمات میں ملتا دیتی ہے۔ مثلاً عبادت ہے۔ اب اسلام میں عبادت صرف اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے لیکن لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی عبادت کی بجائے جذبہ معبودیت میں اسراف کر کے اس کو غیر اللہ کی عبادت تک بھی بڑھا دیا ہوا ہے چنانچہ مندرجہ ذیل آیات اللہ ہر قسم کے اسراف پر حاوی ہیں۔

(۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔ (مومن ۲۹)

اللہ تعالےٰ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

(۲) مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ۔ (مومن ۳۵)

اللہ تعالےٰ ہر حد سے گزرنے والے (اور) شبہ کرنے والے کو گمراہ قرار دیتا ہے۔

(۳) بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ (اعراف ۸۲)

بلکہ (اصل بات یہ ہے) کہ تم حد سے بڑھنے والی قوم ہو۔

(۴) ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ۔ (المائدۃ ۳۳)

پھر بھی ان میں سے بہت سے (لوگ) ملک میں زیادتیاں کرتے جا رہے ہیں۔

(۵) اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ (زخرف ۶)

تم حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو۔

(۶) وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ (الشعراء ۱۵۲)

اور حد سے بڑھ جانے والے لوگوں کی باتوں کو مت مانو

(۷) وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ (الانبیاء ۱۰)

اور جو حد سے بڑھنے والے تھے ان کو ہلاک کر دیا۔

(۸) وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ (المومن ۴۴)

اور یہ کہ حد سے بڑھنے والے لوگ دوزخی ہیں۔

(۹) كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (یونس ۱۳)

اسی طرح تمام حد سے بڑھ جانے والوں کو جو کچھ وہ کیا کرتے ہیں خوبصورت ۴۴ کر کے دکھلایا گیا ہے۔

(۱۰) مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ (ذاریات ۳۵)

جن پر تیرے رب کی طرف سے حد سے بڑھنے والوں کو سزا دینے کے لئے نشان لگایا گیا ہے۔

(۱۱) اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (دخان ۳۲)

اور وہ (یعنی فرعون) بڑا متکبر تھا اور حد سے بڑھا ہوا تھا۔

(۱۲) وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ (یونس ۸۳)

اور وہ حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ (بنی اسرائیل ۲۸)

اسراف کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں۔

مبذرین کے معنی ہیں فضول خرچ لوگ۔ یہ لفظ قرآن کریم میں صرف ایک دفعہ ہی استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ قرآن کریم میں اسراف کا لفظ تو وسیع ترین معنی میں استعمال ہوا ہے۔ لیکن آخری آیت میں مبذرین کا لفظ خاص طور پر فضول خرچ لوگوں کے لئے آیا ہے۔ ان آیات اللہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فضول خرچی خواہ کسی بات میں ہو اللہ تعالےٰ کو قطعاً پسند نہیں ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ نہایت کریہہ فعل ہے۔

آخر یہ کوئی معمولی بات تو نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ فضول خرچ لوگوں کو شیطین کے بھائی قرار فرماتا ہے۔ شیطان کا بھائی ہونا کون کر سکتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ عام طور فضول خرچی کو بعض اوقات کوئی گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا بلکہ بعض لوگ تو فضول خرچی کو اپنا بڑا فخر خیال کرتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سفر سے واپسی

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ كَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے پاس (سفر سے) شب کے وقت نہ آتے۔ یا تو صبح کے وقت آجاتے تھے یا زوال کے بعد۔ (بخاری باب العمرۃ)

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو کہ کھانے پینے اور سونے کو موقوف کر دیتا ہے۔ لہٰذا جب ضرورت پوری ہو جائے تو چاہیئے کہ اپنے گھر والوں کے پاس جلدی واپس آجائے۔

(بخاری باب العمرۃ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

98

قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں

تسبیح و تحمید اور درود و استغفار کی برکات

(محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ ایم۔اے)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں جہاں متعدد دیگر بابرکت تحریکیں جاری ہوئی ہیں، وہاں تسبیح و تحمید، درود و استغفار کا ورد کرنے کی بابرکت تحریک بھی گوناگوں برکات اور حسناتِ دارین کی حامل ہے۔

احمدی مردوں کے لئے عموماً اور احمدی مستورات کے لئے خصوصاً یہ تحریک ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ دل بار بار خدا تعالیٰ کی تسبیح و حمد سے معمور ہو جاتا ہے جس نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے ایسی بابرکت تحریک جاری کروائی۔

قرآن کریم میں جگہ جگہ خدا تعالےٰ نے ذکر کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ چنانچہ سورہ العنکبوت آیت ۵۶ میں فرمایا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِينَ۔

(سورہ اعراف آیت ۲۰۵)

(ترجمہ) اور تو اپنے نفس میں اپنے رب کو عجز اور خوف کے ساتھ یاد کرتا رہا اور دھیمی آواز سے بھی صبح بھی اور شام بھی ایسا کیا کر اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔

پھر سورہ منافقون آیت نمبر ۱۰ میں فرماتا ہے

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

اور اللہ تعالےٰ کا بہت ذکر کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں ایمان اور جرأت میں بہت ترقی ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ سورہ انفال آیت ۴۶ میں فرماتا ہے۔

اے مومنو جب تم کافروں کی کسی فوج کے مقابل پر آؤ تو قدم جمائے رکھو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

احادیث میں بھی رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کے یہ ارشادات کثرت سے ملتے ہیں کہ ذکر کی عادت ڈالو کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مُردہ جیسی ہے ذکر کرنے والا زندہ۔ اور جو ذکر نہیں کرتا وہ مُردہ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آسمان والے ان گھروں کو جن میں اللہ تعالےٰ کا ذکر ہوتا ہے ایسا چمکدار دیکھتے ہیں جیسا کہ زمین والے ستاروں کو چمکدار دیکھتے ہیں۔ یہ گھر جن میں اللہ تعالےٰ کا ذکر ہوتا ہے ایسے روشن اور منور ہوتے ہیں کہ اپنے نور کی وجہ سے ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تسبیح و تحمید صدقہ کا قائم مقام ہے۔ ہاں وہی صدقہ و خیرات جو مشکلات اور پریشانیوں کا علاج ہے اور جو انسان کو اللہ تعالےٰ کا مقرب بناتا ہے۔ چنانچہ مشہور حدیث ہے کہ ہجرت مدینہ کے بعد جب انصار بڑھ چڑھ کر انفاق فی سبیل اللہ کرتے اور مہاجر غربت کی وجہ سے مجبور ہوتے تو رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کو انصار کے ثواب میں برابر کرنے کی ترکیب بتائی کہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہا کر (صحیحین)۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے جسم کا ہر حصہ نیکی اور صدقہ میں شامل ہو سکتا ہے ہر تسبیح صدقہ ہے الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا صدقہ ہے تکبیر کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور چاشت کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا سب نیکیوں کے برابر ہے۔

طبرانی میں حدیث ہے کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم نے کوئی کام نہیں کیا جو اس کو اللہ تعالےٰ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو سوائے ذکرِ الٰہی کے۔

ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے اس نام سے پکارا جائے جو وہ پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے ذکر کے بارے میں سورہ اعراف میں فرماتا ہے

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوهُ بِهَا۔

یعنی اللہ تعالےٰ کے اچھے نام ہیں اور اس کو انہی سے پکارو۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے محبوب ترین الفاظ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ ہیں:۔

كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

یعنی دو کلمے خدا تعالےٰ کو بہت پسند ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور میزان آخرت پر بھاری ہیں اور وہ ہیں اللہ تعالیٰ ہی تمام نقصوں سے پاک ہے اور وہی تمام خوبیوں والا ہے۔ دوسرا یہ کہ تمام نقصوں سے پاک وہی اللہ ہے جو ساری عظمتوں اور بڑائیوں والا ہے۔

زبان پر لکھے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے میں کوئی مشکل نہیں بلکہ اتنے سہل ہیں کہ بچہ بوڑھا اور جاہل گنوار تک جلد یاد کر لیتے ہیں دوسرے ان کو پڑھنے میں کوئی وقت بھی خرچ نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود قیامت کے روز جب اعمال تولے جائیں گے تو ترازو کا نیکی والا پلڑا ان کلموں کی کثرت سے بھاری ہو جائے گا۔ فرض کر لیجئے کہ اور کوئی فائدہ نہ بھی ہوتا ہو تو بھی اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ دو کلمے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ چنانچہ پہلے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس کے پڑھنے کی تلقین کرائی اور پھر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے اس کی یاد دہانی کرائی اور بعد میں حضورؑ کے خلفاء اس کی تحریک کرتے رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الہامی فقرات کو یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"تب ایسا ہی ہوا جس طرح خدا تعالےٰ نے مصائب سے نجات دینے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھائی تھیں مجھے بھی خدا تعالےٰ نے الہام کر کے ایک دعا سکھائی اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ ۳۱)

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بارہا ان کلمات کا ورد کرنے کی تحریک فرمائی۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے تو اس مبارک ورد کی تحریک اور مہم شروع فرمائی ہے تاکہ شیطان اور طاغوتی طاقتوں کے اثرات کو دُور کیا جائے۔

خاکسار نے ایک مرتبہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اطال اللہ بقاءہا کو یہ فرماتے سُنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بچوں سے فرمایا کرتے تھے کہ رات کو جب تمہاری آنکھ کھلے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کرو یہی تمہاری نماز تہجد ہو جائے گی۔ اور حضورؑ سوتے ہوئے کروٹ بدلتے تو اس کا ہی ورد فرماتے تھے۔

پھر درود شریف پڑھنے کی تحریک ہے اور یہ وہ ہی تحریک ہے جو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں ان الفاظ سے بیان فرمائی

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے رحمتِ کاملہ بھیجتے ہیں نبی پر اے مومنو تم بھی اس پر درود بھیجو۔ (پ ۲۲ ع ۴)

اسی طرح احادیثِ نبویؐ سے درود

کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن وہ شخص سب سے زیادہ میرے نزدیک ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھنے والا ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہؓ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالےٰ اس کے بدلے اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو محمدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا ہم کس طرح آپ پر درود بھیجیں آپ نے فرمایا وہی درود جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اُسی رات دیکھا کہ فرشتے آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے کہا یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجے تھے۔"

(براہین احمدیہ بحوالہ تذکرہ صفحہ ۷۶)

دعا کی قبولیت کا بھی یہ طریق ہے کہ پہلے اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کی جائے پھر درود پڑھا جائے اور پھر دعا مانگی جائے (ابو داؤد)

اور

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

میں تسبیح و تحمید اور درود دونوں چیزیں آگئیں +

(باقی)

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ امۃ متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

یکم تا ۲۲ وفا ۱۳۴۷ ہش احمدی خواتین کی طرف سے چندہ مساجد کے سلسلہ میں دو ہزار چھ سو اٹھارہ روپے کے وعدہ جات وصول ہوئے ہیں اور دو ہزار دو سو چھہتر روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ گویا ۲۲ وفا تک چار لاکھ اکسٹھ ہزار ایک سو دس روپے وصول ہو چکے ہیں۔ گویا مسجد پر خرچ کی ہوئی رقم میں سے ابھی اڑتیس ہزار آٹھ سو نوّے روپے مزید جمع کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالےٰ کے محض فضل اور احسان سے مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ ہمارا فرضِ اوّلین ہے کہ ہر خرچ پر مسجد کے چندہ کو مقدم کریں اور اپنا کیا ہوا وعدہ جلد سے جلد پورا کریں۔ اب صرف قریباً انتالیس ہزار کی ضرورت باقی ہے اور ان عورتوں کے لئے جو دو مساجد پہلے تعمیر کر چکی ہیں اور عظیم الشان قربانیاں سلسلہ کی ترقی کے لئے دے چکی ہوں یہ تھوڑی سی رقم جمع کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔

کوشش کریں کہ سالانہ اجتماع سے قبل یہ رقم پوری ہو جائے۔ مومن جب ایک کام کا ارادہ کرتا ہے تو پورا کر کے چین لیتا ہے۔ ہر لجنہ میں ابھی بہت سی ایسی عورتیں ہوں گی جنہوں نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہوگا۔ بہت سی ایسی مستورات ہیں جو بقا دار ہیں۔ بقایا جات ہی وصول کئے جائیں تو رقم پوری ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(سیدہ خانم نصیرہ ضلع گجرات)

وقفِ جدید بچوں کو دین کیساتھ وابستہ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے

دینی تربیت کا نہایت مفید پروگرام

احباب جانتے ہیں کہ ہر باپ اور ہر ماں کو یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کا بچہ اللہ اور اس کے رسول اور اس کے دین کے ساتھ محبت اور تعلق رکھنے والا ہو۔ دیندار ہو۔ نماز کا پابند ہو اور اپنے دائرۂ عمل میں اسلام کی خدمت کرنے والا ہو۔ یہ چیزیں اگر بچپن میں پیدا ہو جائیں تو سعادتِ دارین کا موجب ہوتی ہیں اور یہی سعادت بڑے ہو کر اخلاقِ عالیہ کا محور بن جاتی ہے۔

تمام والدین خواہ امیر ہوں یا غریب اس مقصد کے پیشِ نظر اپنے بچوں کے لئے کئی قسم کی سکیمیں سوچتے ہیں۔ بعض اوقات ان کے لئے ٹیوٹر رکھے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کتب مہیا کی جاتی ہیں۔ ان کی سوسائٹی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے مگر پھر بھی جب تک اللہ تعالےٰ کا فضل نہ ہو بچے دینداری کے ماحول میں پرورش نہیں پاتے گرد و پیش کے ناگوار اثرات لازماً اثر انداز ہوتے ہیں اور والدین کی یہ خواہش کہ ان کا بچہ یا بچی صحیح دینی تربیت حاصل کر کے اسلامی اخلاق کا سچا نمونہ ہو صحیح معنوں میں پوری نہیں ہوتی۔

'وقفِ جدید' کی تحریک بچوں کے لئے ایک خاص پروگرام پیش کرتی ہے!؟ وہ یہ ہے کہ اپنی عمر کے مطابق وہ قرآن مجید التزام کے ساتھ پڑھیں۔ پہلے ناظرہ اور پھر باترجمہ۔ نماز کی پابندی اختیار کریں۔ اپنی کھیلوں میں اور پڑھائی میں دین کے پہلو کو نظر انداز نہ کریں اور پھر اپنے جیب خرچ میں سے صرف آٹھ آنے ماہوار دین کی تقویت کے لئے بطور چندہ دیں۔

بظاہر یہ چیزیں معمولی اور غیر اہم نظر آتی ہیں لیکن اگر آپ غور فرماویں تو آپ کو احساس ہوگا کہ باقاعدگی کے یہ تین پہلو تین عظیم الشان نیکیوں کا سرچشمہ ثابت ہوں گے۔ جو بچہ ۱۵ سال کی عمر تک ۸ آنے ماہوار دین کے لئے خرچ کرنے کی عادت ڈالے گا وہ بعد میں اللہ تعالےٰ سے توفیق حاصل کرنے کے بعد دین کے لئے اس سے کئی گنا زیادہ قربانی کر کے اللہ تعالےٰ کے بیشمار فضلوں کا وارث بن سکے گا۔ اور پھر اس کا جسم اور روح اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو ایثار کے عادی بنا چکے ہوں گے۔ رضائے الٰہی حاصل کرنے کی یہ جد و جہد بے شمار دیگر نیکیوں کے لئے بنیاد ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

قرآن مجید کو باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے کی عادت دل میں استقامت علی الدین اور غور و فکر کو تیز کرنے کا رجحان پیدا کرے گی۔ اور لاشعوری طور پر اسے بیشمار قسم کی بدیوں سے بچا لے گی۔

پس آئیے ہم 'وقفِ جدید' کے پروگرام پر عمل کریں۔ آپ 'وقفِ جدید' کو مطلع فرماویں کہ آپ نے کہاں تک اس پروگرام کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ بلکہ بچوں کو کہیں کہ وہ ہمیں لکھیں کہ کیا وہ باقاعدگی سے اس پروگرام پر عمل کر رہے ہیں؟

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۶/R-7 ضلع بہاولنگر فروری ۶۷ء سے پہلے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار رہے۔ بخار کے بعد آرام ہوا تو پھر ٹائیفائڈ کا حملہ ہوا۔ اب ۸/۹ ماہ سے خادم صاحب معدہ اور انتڑیوں میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ آپ بہت مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے خادم صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال)

۲۔ خاکسار کے چچا بشارت احمد صاحب بوجہ آنکھ کی خرابی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں بینائی بہت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد نصر اللہ ناصر متعلم جامعہ احمدیہ حال لائلپور تحصیل ضلع لائلپور)

۳۔ میری خالہ جان اور بھابی جان پندرہ روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا

موجودہ معاشرہ میں سادہ زندگی کی اہمیت

ہوش ترمذی صاحب

کچھ پریشانیاں ایسی ہوتی ہیں جن کا انسان کے پاس کوئی علاج نہیں مثلاً موت، طوفان وغیرہ کی رفتار، کوئی حادثہ یا دیگر ارضی و سماوی آفات۔ لیکن زندگی کی بہت سی پریشانیاں انسان کی اپنی پیدا کردہ اور اس قسم کی ہوتی ہیں کہ اگر ذرا غور و فکر اور توجہ سے کام لیا جائے تو اگر وہ بالکل ختم نہ ہونگی پھر بھی ان میں خاصی کمی ہو سکتی ہے۔

اصل میں ہمارے ملک کی بہت سی پریشانیاں اور الجھنیں ہمارے عادات و اطوار طرز زندگی اور غیر ضروری رسوم کی پابندی وغیرہ کی مرہون ہیں۔ ایک حرص اور نقل کا جذبہ ہم میں اس قدر پیدا ہو گیا ہے کہ بعض اوقات کی حرص یا نقل کرتے ہوئے ہم اپنی مذہبی یا اخلاقی اقدار تک کو فراموش کر دیتے ہیں روزانہ مشاہدہ ہے کہ اکثر معاشرتی رسوم اس طرح منائی جاتی ہیں کہ نہ مذہب ایسے طریقوں کی اجازت دیتا ہے اور نہ اخلاقی طور پر ان کی کوئی افادیت ہے۔ بیاہوں شادیوں اور خوشی کی دوسری تقریبوں کا احوال ہمارے سامنے ہے۔ بے ضرورت لوازمات اور بالکل ناجائز مصارف خواہ مخواہ کی زیر باری کا باعث ہوتے۔ باجے، آتش بازیاں اور میراثیوں کے گانے بجانے گویا ایسی تقریبات کا ایک لازمی جزو ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ دولہا دولہن کے عزیزوں اور رشتہ داروں کے جوڑے اور کپڑے تیار کروانا بھی فریقین کے ذمے ہے! یہی حال ایسے موقعوں پر ضیافتوں اور پارٹیوں کا ہے۔ حتیٰ کہ اب تو ٹھنڈے پانی کی جگہ کوکا کولا اور سیون اپ نے لے لی ہے! آدمی ذرا سا غور کرے تو آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ ان لوازمات کے بغیر سادہ زندگی اور کفایت سے بھی تو شادی ہو سکتی ہے۔

غم و ماتم کے موقعے کا بھی یہی حال ہے۔ آدمی مرتا ہے اور پس ماندگان کم از کم ایک سال سوئم۔ دسواں، بیسواں، چالیسواں سہ ماہی، ششماہی اور برسی کے چکروں میں رہتے ہیں۔ دیگوں پر دیگیں اترتی ہیں۔ مہمانوں سے آئے دن گھر بھرا رہتا ہے۔ اب اگر کسی کے پاس مالی گنجائش نہ ہو تو برادری ویسے ناک بھوں چڑھاتی ہے اور سنا ہے کہ جو صاحب مر گئے ہیں ان کی روح بیقرار رہتی ہے! بھوک اور پیاس سے بھٹکتی ہے!

عقیقہ اور رسم ختنہ وغیرہ بھی خاصی شان سے منانے کا رواج ہے اور یقین کیجئے کہ ایسی رسوم میں تین چوتھائی لوازمات خود ہماری خواتین کے ایجاد کردہ ہیں ورنہ یہ رسمیں بڑی ہی سادہ اور آسانی سے ادا کی جا سکتی ہیں۔ بعض لوگ اس بارے میں اپنی اولاد کو کچھ زیادہ ہی لاڈلی بنا لیتے ہیں اور خواہ مخواہ کی زیر باری مول لیتے ہیں۔ ہر معمولی رسم کو بھی ایک پورا جشن اور ہنگامہ بنانے کی خواہش نامعلوم کیوں پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر اس قسم کی بالکل لایعنی فضول اور باتوں پر مصارف کا جائزہ لیا جائے تو شاید ہم اپنی بیوقوفیوں کا اندازہ کر سکیں اور معلوم ہو کہ کس قدر پیسہ بیکار صرف کر دیا جاتا ہے بلکہ بے مقصد پھینک دیا جاتا ہے۔

اس مجموعی قومی نقصان پر نظر کرتے ہوئے اور معاشرے میں اس نہایت درد رس خرابی کا احساس کرتے ہوئے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے حال ہی میں ملک کی انتظامیہ کے تمام افسروں کو خصوصاً حکم دیا ہے اور پاکستانیوں سے ایک نہایت دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ تقریبات و رسوم پر ناجائز مصارف سے باز رہیں اور اس طرح ملکی معیشت کو اس گھٹن سے بچائیں۔ صدر پاکستان نے اپنی ہدایات میں نہ صرف تقریبات وغیرہ کو سادہ بنانے پر زور دیا ہے بلکہ روزانہ زندگی کے معمولات کو بھی بناوٹ اور تصنع سے پاک کرنے اور اپنے لباس وضع قطع اور کھانے پینے میں سادگی و بے تکلفی اختیار کرنے کی تلقین کی ہے اس موضوع پر صدر مملکت نے جس طرح اظہار خیال کیا ہے اس کی ایک جھلک حسب ذیل اقتباس میں دیکھئے: "..... مجھے یہ دکھ ہوتا ہے کہ حکومت کے اعلیٰ افسر اپنے ماتحتوں کے لئے ایک اچھی مثال قائم کرنے کی بجائے نمائش اور شان و شوکت کا اظہار کرتے ہیں جس میں دولہا دلہن اور انکے رشتہ داروں کے لئے بیش قیمت زیورات اور کپڑے مہیا کئے جاتے ہیں۔ میں یہ احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ایسے معاملات میں خواتین کا کردار بڑا اہم ہے کیونکہ وہ یہ سمجھتی ہیں کہ ایسے مواقع پر دوستوں اور عزیزوں میں نمایاں حیثیت حاصل کریں۔"

اس اقتباس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسراف کا رجحان اسی قدر عام ہو چکا ہے کہ صدر پاکستان کو بھی اس کا نوٹس لینا پڑا۔ ایک سربراہ ملک کے لئے دنیا بھر کے سیاسی اور ملکی معاملات کا اس قدر ہجوم ہوتا ہے کہ اسے اس قسم کے معاشرتی مسائل کا احساس اگر نہ بھی ہو تو عین جائز ہے۔ لیکن صورت حال اس مرحلے تک آ گئی ہے کہ وہ بھی اس کا احساس کئے بغیر نہ رہ سکے۔ چونکہ افراد قوم کے اعمال پوری قوم کو متاثر کرتے ہیں لہٰذا جناب صدر کی دوربین نگاہ کا اس طرف ہونا مسئلے کی اہمیت کا کھلا ثبوت ہے۔

عام اس سے کہ ایسے رجحانات سے کتنا قومی نقصان ہوتا ہے اور اس قسم کی سرگرمیاں زوال آمادہ قوموں کا خاصا ہوتی ہیں۔ اگر صرف یہی غور کر لیا جائے کہ بے جا اخراجات سے انسان کو کس قدر خواہ مخواہ کی پریشانیوں میں مبتلا رہنا پڑتا ہے اور ایسی تقریبات کے بعد گھر کے خرچ اخراجات چلانے میں کیا کیا دقتیں پیش آتی ہیں تو شاید ہمارا احساس جاگ سکے ظاہر ہے کہ ہم اپنی شادی اور ماتم کی رسوم پر اکثر و بیشتر توفیق سے زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔ اگر پیسے نہ ہوں (جو اکثر نہیں ہوتے) تو قرض لے کر اہتمام کیا جاتا ہے۔ اگر قرض نہیں لیا جاتا تو ساری پونجی جمع کر کے پھر آئندہ کے لئے قرض کی نوبت آتی ہے۔ بات ایک ہی ہے۔ اب اس قرض کا اتارنا ایک ایسی مسلسل الجھن ہے کہ بعض اوقات زندگی دوبھر ہو جاتی ہے بلکہ محدود آمدنی والے لوگ یا ملازمت پیشہ حضرات عمر بھر کے لئے اپنا بجٹ مفلوج کر لیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب ایک بار یہ لغزش ہو جائے تو پھر تقریبات تو زندگی بھر ساتھ رہتی ہیں۔ شادیاں بھی کرنی پڑتی ہیں اور غم و الم بھی صرف ایک بار نہیں آتے۔ اس چکر میں انسان کی حالت خراب سے خراب تر ہو جاتی ہے۔ دل و دماغ مستقل طور پر معاشی تفکرات کی آماجگاہ بن جاتے ہیں یہیں سے دنیا بھر کے عوارض پھوٹتے ہیں اگر انسان معاشی فکر ہی سے فارغ نہ ہو تو پھر صحت اور زندگی کے باقی پروگرام بھی ملیا میٹ سمجھئے۔

اس حقیقت کے اظہار میں کسی شدت کی ضرورت نہیں کہ آج کی دنیا معاشیات کے محور کے گرد گھوم رہی ہے۔ تمام ترقیاں اور انسانی کارنامے اقتصادی خوشحالی کے مرہون ہیں۔ پیسے کے بغیر نہ دنیا میں آگے بڑھا جا سکتا ہے اور نہ اپنے آپ کو باعزت طریق پر برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ جنگ بھی معاشی پسماندگی میں لڑنا ممکن نہیں۔ حقیقت میں وہی قومیں ترقی یافتہ، مہذب اور طاقتور ہیں جو معاشی طور پر مستحکم ہیں دنیا کی قیادت آج ایسی ہی اقوام کے ہاتھ میں ہے۔ تو پھر یہ خواہش ہم میں بھی پیدا ہونی چاہیئے۔ یقین ہے کہ ہر پاکستانی اس سے متفق ہوگا۔ لیکن جب ہر فرد اپنے طور پر کوشش نہیں کرتا اس وقت تک کوئی نتیجہ قومی سطح پر کیسے نکل سکتا ہے۔

بے مقصد اور ناجائز اخراجات کر کے جہاں ہم مالی پریشانی مول لیتے ہیں وہاں شاید اس سے بھی زیادہ ایک اور اہم پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو خالصتاً اخلاقی اور انسانی پہلو ہے اگر آپ نے بے مصرف پیسہ خرچ کر کے اپنی ناک نہ کٹنے کا اہتمام کر ہی لیا تو اس بات کو بھی سامنے رکھئے کہ آپ کا ایک ایسا پڑوسی جو آپ کے مقابلے میں مفلوک الحال اور محدود ذرائع آمدنی رکھتا ہے۔ آپ کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر کس قدر رنجیدہ ہوگا! گویا اس طرح آپ ایک مجبور انسان کی مفلسی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ مذہباً اور اخلاقاً کس قدر قابل مذمت بات ہے۔

اس کے علاوہ ایک نہایت دردرس نتیجہ ایسے نمائشی مصارف کا یہ ہے کہ معاشرے میں ان لوگوں کا رجحان جرائم کی طرف ہو جاتا ہے جو حسب دستور شان و شوکت کا مظاہرہ نہیں کر سکتے وہ بھی چاہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی کسی طرح جائز و ناجائز وسائل اختیار کر کے طمطراق کی زندگی بسر کریں اور یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے ملک میں بددیانتی، خود غرضی اور ایک دم رئیس ہونے کا رجحان بڑھ رہا ہے اس کا ایک سبب صاحبان توفیق کی یہی نمائش اور بے جا اخراجات کے طریقے ہیں ظاہر ہے کہ جب لوگ ناجائز پیسہ کمانے کی کوشش کریں گے تو قانون بھی حرکت میں آ جائے گا۔ اور جرائم کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگا جس سے سوائے پریشانی اور مصیبت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

نہ صرف تقریبات میں بلکہ روزانہ زندگی میں بھی ہم نقالی اور نمائش پر مائل ہیں۔ بڑھیا سے بڑھیا کپڑا پہننے۔ مرغن اور قیمتی خوراک کھانے اور ہر قسم کی عیاشی اختیار کرنے کا ایک مستقل شوق ہمیں ستائے رکھتا ہے۔ حالانکہ ہم اپنی ضرورت سادگی اور بے تکلفی سے بھی پوری کر سکتے ہیں۔ ہر اس اچھی بری عادت کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں جس پر فیشن کا اطلاق ہوتا ہو۔ نہ اپنا آرام دیکھتے ہیں اور نہ جیب۔ بس اندھا دھند فیشن کی پیروی کو ایک لازمہ بنا لیا ہے (بشکریہ امروز)

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

۱۳۷۳ زہرہ بی بی زوجہ عبدالرزاق صاحب کنتور۔ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ستمبر ۱۹۵۲ء ساکن پبلی ڈاک خانہ خاص ضلع دھارواڑ صوبہ میسور حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۱۶-۵-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر مبلغ ۵۰/- روپیہ ہے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ و زیورات وغیرہ نہیں ہیں اور کوئی ماہوار آمد بھی نہیں ہے۔

الاشہد: زہرہ بی بی۔

گواہ شد: مبارک علی درویش قادیان داماد موصیہ ۱۶/۵-۶۸

گواہ شد: عبدالرزاق صاحب کنتور خاوند موصیہ ۱۶/۵/۶۸

گواہ شد: عبدالقادر دہلوی درویش قادیان ۱۶/۵/۶۸

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

۱۳۶۵۷ بشیر احمد طاہر ولد لالہ نذیر ہے۔ قوم احمدی پیشہ معلم عمر ۲۵ سال بیعت ۹-۵-۵۹ ساکن قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گذارہ اس وقت ماہوار الاؤنس پر ہے۔ جو اس وقت بالمقطع ۷۰/- روپیہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ملتا ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: بشیر احمد طاہر موصی

گواہ شد: محمد احمد خان صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ولد چوہدری نور احمد خان صاحب درویش قادیان۔ ۲۲/۱/۶۹

گواہ شد: عنایت الٰہی خان ولد فضل الٰہی خان صاحب درویش قادیان ۲۲/۱/۶۹

۱۳۵۷۰ سید مصطفیٰ حسین ولد سید کریم الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ حیدرآباد۔ موضع دکن۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمدنی جو ملازمت خانگی کے عوض مجھے بصورت تنخواہ ۱۱۲/- روپیہ ماہوار ملتی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت میری آئندہ یا بوقت وفات ثابت ہونے والی جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

العبد: سید محمد مصطفیٰ حسین موصی ۱۱/۶۸

گواہ شد: مولوی احمد حسین ولد مولوی مومن حسین صاحب۔ مومن منزل سعید آباد۔ حیدرآباد ۱۱/۶۸

گواہ شد: شیخ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ لال فیکٹری حیدرآباد دکن ۱۱/۶۸

۱۳۶۸۱ محمد شفیع اللہ ولد مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر چھتیس سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاک خانہ ضلع بنگلور میسور سٹیٹ۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ قطعہ زمین نمبری ۱۵/۳ رقبہ ۵۴×۷۰ فٹ قیمتی آٹھ ہزار روپیہ (واقعہ سکاسندے لے آؤٹ بنگلور شہر)

۲۔ فرم موسلے رفنا صاحب اینڈ سنز بنگلور میں میرا حصہ بیس ہزار روپیہ کا ہے۔

۳۔ میری سالانہ آمد مبلغ ۵ ہزار روپیہ ہے ــــ میں اپنی آمد اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت اس جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ میں اپنی آمد کے متعلق ہر سال اطلاع دیتا رہوں گا۔ کوشش کرتا ہوں کہ بالاقساط حصہ جائیداد ادا کروں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

العبد: محمد شفیع اللہ موصی ۲۳/۱/۶۹

گواہ شد: حکیم محمد الدین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگلور ۲۳/۱۰/۶۸

گواہ شد: محمد صبغۃ اللہ احمدی برادر موصی و مربی ایم عبدالرحیم صاحب بنگلور۔

کاتب الحروف: ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال نزیل بنگلور ۲۳/۱۰/۶۸

"دین سے مال جیسی محبت کرو"

کریما صد کرم کن بر کسے ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر کسے آفت شود پیدا

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر بہت بڑا احسان ہے جن کو تحریک جدید کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کی توفیق ملی ہے۔ تحریک جدید کی بنیاد خدا تعالیٰ کے الہام خفی کے ماتحت سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھوں رکھی گئی تھی۔ تحریک جدید کا سال رواں اپنی آخری سہ ماہی میں داخل ہونے والا ہے۔ بیرونی مشنوں کو اخراجات بھجوانے کے لئے مخلصین سلسلہ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا جن دوستوں نے ابھی تک سال رواں کا وعدہ پورا نہیں کیا انہیں چاہیئے کہ اشاعت اسلام کے عظیم الشان ثواب کی خاطر تنگی برداشت کر کے بھی اپنی موعودہ رقم جلد تر ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر ہمارے اندر زندگی کے آثار ہیں اور ہم اپنے دعووں میں سچے ہیں تو پھر ہمیں یہ نہیں دیکھنا پڑے گا کہ ہمارے حالات کیا ہیں اور ہم پر کس قدر بوجھ پڑے ہوئے ہیں بلکہ ہمیں آخر دم تک دین کی خدمت کے لئے اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔ جس طرح ایک ماں اپنے آپ کو فاقہ سے رکھتی ہے اپنے بچہ کو فاقہ نہیں آنے دیتی اسی طرح تم بھی دین سے ماں جیسی محبت کرو خود فاقہ کرو لیکن دینی کاموں میں سستی نہ آنے دو۔"

"کار مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو"

(وکیل المال الاول تحریک جدید)

وظائف وزارت تعلیم۔ وظائف دولت مشترکہ

برائے سال ۷۰-۱۹۶۹ء

پوسٹ گریجویٹ ریسرچ سکالرشپ کے لئے درخواستیں ۲۶/۸/۶۸ تک مطلوب ہیں مختلف کالجز اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا ہوگی۔ یہ وظائف دو سال کے لئے ہوں گے جس مضمون میں کوئی تعلیم حاصل کرنا اور ریسرچ کرنا ہے۔ وظیفہ آمد و رفت کے خرچ خوراک۔ رہائش۔ تعلیم وغیرہ کے لئے ہوگا۔

شرائط: ۱۔ درخواست کنندہ پاکستانی ہو۔ ۲۔ یکم اکتوبر ۶۹ء کو ۳۵ سال سے کم ہو ۲۲۔ اور ۳۰ کے درمیانی عمر والوں کو ترجیح ہوگی۔ ۱/۶۹ کو ۲۲ سال سے کم عمر والے درخواست نہ دیں۔ تمام مضامین ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ اے یا بی۔ ایس۔ سی میں فرسٹ ڈویژن (الیف۔ اے۔ میٹرک میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن)

II انجینئرنگ مضامین۔ بی۔ ای یا بی۔ ایس۔ سی (انجینئرنگ) فرسٹ ڈویژن (الیف۔ اے۔ الیف۔ ایس۔ سی میں یعنی فرسٹ ڈویژن)

درخواستیں مجوزہ فارم پر جو ایم۔ اے زیدی۔ ایجوکیشن افسر وزارت تعلیم حکومت پاکستان اسلام آباد پی۔ آئی۔ ڈی (آر) اے۔ ڈی ڈی نمبر ۱۴ سے حاصل کریں۔ اس غرض کے لئے اپنے ایڈریس کا بڑا لفافہ جس پر ۴ پیسے کا ٹکٹ ہو ارسال کریں۔ نیز درخواست ہمراہ فارم کے ساتھ تمام پاس کردہ امتحانات کے ڈویژن درج کریں۔ مصدقہ کرٹیفکیٹ افسر درخواست کے ساتھ ۲/- روپے کا چالان خزانہ سینٹرل گورنمنٹ شامل کریں۔ یہ ۲/- روپیہ ہیڈ ۷/XXVI ایجوکیشن جنرل سروسز میں داخل خزانہ ہوں گے۔

امیدواران جو ملازم ہیں اپنے محکمہ کی معرفت درخواست دیں۔ جو گذشتہ تین سال کے اندر ٹیکنیکل تعلیم بیرون پاکستان کے لئے وظیفہ حاصل کر چکے ہیں۔ وہ درخواست نہ دیں۔

پ۔ ٹ ۲۲-۷-۶۸

(ناظر تعلیم)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

انڈین ریلوے ایکٹ IX آف ۱۸۹۰ (پاکستان میں رائج شدہ کے سیکشن ۵۶ + ۵۵ کے تحت اطلاع دی جاتی ہے کہ درج ذیل فلمیں ریلوے انتظامیہ کے پاس چار ماہ سے زائد عرصہ سے ان کلیمڈ اور ان ڈیمورڈ پڑی ہیں اور ان فلموں کو بذریعہ نیلام عام ۱۵/۸/۶۸ (۱۵ اگست ۱۹۶۸ء) کو ساڑھے آٹھ بجے دن لاسٹ پراپرٹی آفس لاہور میں فروخت کیا جائے گا۔

خریدار کو بیس روپے کے نان جوڈیشل فارم پر کسی مجسٹریٹ سے تصدیق شدہ درخواستوں کے ساتھ اس امر کا ضمانت نامہ پر کرنا ہوگا کہ ریلوے انتظامیہ پر کسی بھی شخص کی جانب سے دائر کئے گئے کسی بھی مالیت کے دعویٰ کی صورت میں (جو نمائش یا حصول استفادہ کے متعلق ہو) خریدار خود ذمہ دار ہوگا۔

شرائط:۔ بولی منظور ہوتے ہی خریدار کو موقع پر نقد رقم ادا کرنی ہوگی۔

برائے چیف کمرشل منیجر

نمبر شمار	لاٹ نمبر	تفصیل
۱	بی/۱۳۶	ہمدرد پبلسٹی کی ایک ریل
۲	بی/۹۲۳	ڈالڈا دنا سپتی کی ایک ریل
۳	بی/۹۷۰	ایک فلم ٹریلر بریک
۴	بی/۶۲۴	ایک ریل SLAVES OF GARTHAGE
۵	بی/۶۶۴	ناچے ناگن باجے بین کی ایک ریل
۶	بی/۶۶۵	فلم کی تین ریلیں
۷	بی/۷۰۹	سینما ڈیلی کی ایک ریل
۸	بی/۹۴۵	کوہ نور کی پبلسٹی کی ایک ریل
۹	بی/۱۱۹۰	سینما سلائڈز کی ایک ریل
۱۰	بی/۱۳۹۸	سینما سلائڈز کی چھ ریلیں۔
۱۱	بی/۳۶۲	دو ڈیلیوں کا ایک بنڈل
۱۲	بی/۱۱۹۳	FIVE PENNIES کی ایک ریل
۱۳	بی/۱۱۸۹	صرف کی ایک ریل
۱۴	بی/۱۱۹۱	دو سینما سلائڈز
۱۵	بی/۳۶۱	دو سینما ریلیں
۱۶	بی/۱۴۰۱	لکڑان دی ڈیپ کی ایک ریل
۱۷	بی/۳۶۴	سینما فلمز کی ایک ریل
۱۸	بی/۳۶۵	" " "
۱۹	بی/۱۲۴۶	تمباکو کی ایک ریل
۲۰	بی/۳۶۳	سینما فلمز کی ایک ریل
۲۱	بی/۹۸۳	۹ سینما سلائڈز کا ایک بنڈل
۲۲	بی/۱۲۸۶	"چک دم" کی ایک ریل
۲۳	بی/۱۲۵۳	"چیک" کی ایک ریل
۲۴	بی/۱۵۵۰	"گھر کی لاج" کی ۱۴ ریلیں۔
۲۵	بی/۱۵۸۹	"غیبی آواز" کی ایک فلم ریل
۲۶	بی/۱۶۲۶	سینما پبلسٹی کی ایک ریل۔
۲۷	بی/۱۶۸۲	" " "
۲۸	بی/۱۶۸۳	" " "
۲۹	بی/۱۶۸۴	سیلوٹ آف بلیک ٹرنک کی ایک ایپل
۳۰	ای/۶۸	فوٹو نیوز کی ایک ریل۔

INF(Z) 2010

درخواست دعا

خاکسار ان دنوں مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شیخ غلام حسین ملکوڈ لاہور)

۱۵۵

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں یا دستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

مغربی پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

نمبر PR-I/68/TR/14

پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے ایک ہزار لانگ ٹن کریوزوٹ آئل جو لکڑی کے سلیپروں کی ٹریٹنگ کے لئے مطلوب ہے کی فراہمی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں یہ کریوزوٹ آئل بی ایس سی ۱۹۵۶ء [illegible] ہونا چاہیئے یا کسی مساوی ہے جو سپیسیفکیشن کے مطابق ہو یہ فراہمی شیڈول آف ریکوائرمنٹ اور پی آر ایس کنڈیشنز آف کانٹریکٹ نمبر 65-G-A میں مندرجہ اعداد و شمار کی روشنی میں کرنی ہوگی۔

۲۔ ٹنڈر کی دستاویز جس میں ٹنڈر دہندگان کے لئے ہدایات ٹنڈر فارم، شیڈول آف ریکوائرمنٹ اور پی آر ایس کنڈیشنز آف کانٹریکٹ نمبر 65-G-A شامل ہیں ۳۱ جولائی ۱۹۶۸ء سے ۱۶ ستمبر ۱۹۶۸ء تک ہر روز ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک کے درمیان جملہ ایام کار میں دفتر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان ریلوے ہیڈ کوارٹرز (کمرہ نمبر ۷ پہلا فلور) ایمپریس روڈ لاہور یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (سپیکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے بادائیگی -/۲۵ روپے فی سیٹ (ڈاک کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں) حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ رقم کسی صورت میں واپس نہیں کی جائے گی۔

۳۔ ٹنڈر صرف مجوزہ اصلی فارم پر قبول کئے جائیں گے۔ جس کے ساتھ ہی دستاویز میں شیڈول بھی شامل ہے

۴۔ ٹنڈر جن پر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور کا پتہ لکھا ہو۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۸ء کے ایک بجے دوپہر تک یا ڈاک سے وصول ہو جانے چاہئیں یا اس ڈبے میں ڈال دیئے جائیں۔ جو دفتر ڈپٹی چیف پرچیز مینٹ اینڈ ڈویلپمنٹ ریلوے بورڈ پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز (کمرہ نمبر ۱۹ گراؤنڈ فلور) ایمپریس روڈ لاہور میں اس مقصد کے لئے رکھا جائے گا۔ ٹنڈر ۱۸ ستمبر ۱۹۶۸ء کو دس بجے صبح سر عام کھول لئے جائیں گے۔

اے۔ ایچ۔ خان۔ پی۔ آر۔ ایس

برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

INF(Z) 2010

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اخلاق اور روحانیت کی پختگی کیلئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے

ابتلاؤں کے آنے پر صبر و رضا کا مقام اختیار کرنے سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اب میں یہ بتاتا ہوں کہ ابتلا کیوں آتے ہیں؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اوّل تو ابتلا اس لئے آتے ہیں کہ انسان کا ایمان مضبوط ہو۔ لیکن اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس لئے کہ خود انسان کو معلوم نہیں ہوتا کہ میرے ایمان کی کیا حالت ہے۔ چنانچہ ایک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ عورت کی لڑکی سخت بیمار تھی۔ وہ روزانہ دُعا کیا کرتی تھی کہ اس کی بیماری مجھے لگ جائے اور میں مر جاؤں۔ ایک رات اس کی گائے کا منہ ایک تنگ برتن میں پھنس گیا۔ اور وہ اُسے برتن سے نکال نہ سکی اور گھبرا کر اُس نے اِدھر اُدھر دوڑنا شروع کر دیا۔ اُس عورت کی آنکھ کھل گئی اور ایک عجیب قسم کی شکل اپنے سامنے دیکھ کر اُس نے سمجھا کہ ملک الموت میری جان نکالنے کے لئے آگیا ہے۔ اُس عورت کا نام میستی تھا وہ بے اختیار ہو کر کہنے لگی ؎

ملک الموت من نہ میستی ام
من یکے پیر زالِ محنتی ام

یعنی اے ملک الموت میں میستی نہیں ہوں میں تو ایک غریب محنت کش بڑھیا ہوں۔ اور اپنی لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہا میستی وہ لیٹی ہوئی ہے اُس کی جان نکال لے۔ اب دیکھو وہ عورت خیال کرتی تھی کہ اُسے اپنی لڑکی سے بے انتہا محبت ہے لیکن جب اُس نے سمجھا کہ جان نکالنے والا فرشتہ آگیا ہے تو معلوم ہو گیا کہ اُسے اتنی محبت نہ تھی کہ وہ اُس کے بدلہ میں جان دے دیتی۔ یہ ہے تو ایک حکایت لیکن یہ بات کثرت سے پائی جاتی ہے کہ انسان بسا اوقات اپنے خیالات کا بھی اچھی طرح اندازہ نہیں لگا سکتا اور جب اُس پر ابتلا آتے ہیں تب اُسے ہوتا ہے کہ اس کا کسی چیز سے محبت یا نفرت کا دعویٰ کہاں تک صادق تھا۔

اسی طرح ابتلا دنیا میں اس لئے بھی ڈالا جاتا ہے تا لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ فلاں کا ایمان کیسا ہے ورنہ یوں دوسروں کو کیا معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں کا ایمان پختہ ہے یا نہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی انسان جتنا بڑا ہو اُس پر اُتنے ہی بڑے ابتلا آتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ ابتلا نبیوں کو آتے ہیں..... سب انبیاء کی یہی حالت ہوتی ہے۔ اور جب انہیں متواتر تکالیف دی جاتی ہیں تو لوگ دیکھ لیتے ہیں کہ اُن کا کیسا پختہ ایمان ہے۔ کہتے ہیں اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ اور سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ دشمن بھی خوبی کو مان لے اور اس کا انکار نہ کر سکے پس اخلاق اور روحانیت کی پختگی کے لئے ابتلاؤں کا آنا اور اُن کے آنے پر صبر و رضا کا مقام اختیار کرنا ایمان کی تکمیل کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ العنکبوت صفحہ ۲۷۴)

درخواستِ دُعا

خاکسار نے اس سال ایل۔ ایل۔ بی (سال اوّل) کا امتحان دیا ہے۔ احباب خاکسار کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(چوہدری پرویز احمد ۳۶ مارٹن روڈ کراچی ۵)

پاکستان ویسٹرن ریلوے
— ہیڈکوارٹرز آفس —

پاکستان ویسٹرن ریلوے میں اے ڈویژن رجسٹرڈ نرسوں کی ۱۳+۲۸ (ویٹنگ لسٹ پر) اسامیاں پُر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کی شہریت یافتہ خواتین سے ۲۵ اگست ۱۹۶۸ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں میں سے ۳۳ فیصد اسامیاں ریلوے ملازمین (ملازمت میں ہوں ریٹائر ہو چکے ہوں وفات پا چکے ہوں) کی بیٹیوں، پوتیوں اور زیر کفالت ہمشیرگان (جن کا والد فوت ہو چکا ہو) کے لئے ۲۵ فیصد اسامیاں سابق فوجی ملازمین کے لئے مخصوص ہیں۔ کامیاب امیدواران کو مقررہ میڈیکل ٹیسٹ پاس کرنا ہوگا اور انہیں پاکستان ویسٹرن ریلوے میں کسی بھی جگہ متعین کیا جائے گا۔

کم از کم تعلیمی قابلیت:-

(i) بطور نرس ٹریننگ کا سرٹیفکیٹ / ڈپلومہ

(ii) اے ڈویژن میں سرٹیفکیٹ یافتہ نرسز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت بطور نرس رجسٹر شدہ ہونا لازمی ہے

نوٹ۔ مڈوائفری کی اضافی قابلیت رکھنے والی خواتین اور بچوں میں کام کرنے کا خاص تجربہ رکھنے والی خواتین کو ترجیح دی جائے گی۔

عمر:- ۲۵ اگست ۱۹۶۸ء کو ۱۸ اور ۳۵ سال کے درمیان

تنخواہ:- ۱۴۵-۱۰-۲۱۵-۱۵-۳۵۰ روپے کے مجموعی سکیل میں ۷۵ روپے ماہوار جمع مینگ الاؤنس یونیفارم الاؤنس اور قواعد کے تحت ملنے والے دیگر الاؤنسز بلا معاوضہ رہائش اور ماہانہ ۴ یونٹ تک بلا معاوضہ بجلی کا استعمال۔

درخواستوں کی ترسیل:- درخواستیں پاکستان ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ کے عوض ملنے والے مقررہ فارموں پر ملازمی بطور پر ان پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق یا کے نزدیکی دفتر روزگار کی وساطت سے وائس چیئرمین (پرسنل) پاکستان ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور کے پاس ۲۵ اگست ۱۹۶۸ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تمام درخواستوں کے ہمراہ پر کی گئی قابلیت وغیرہ کی اسناد کی مصدقہ نقول اور متعلقہ ضلع کے مجسٹریٹ درجہ اول سے حاصل کردہ متعلقہ ضلع کا سکونتی سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ضروری ہے۔ پسماندہ زیر کفالت اور قبائلی علاقوں اور ریاست ہائے کے امیدواران پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ اور آزاد کشمیر کے امیدواران وزارت امور کشمیر حکومت پاکستان سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ ارسال کریں۔

خاص مراعات:- پسماندہ زیر حفاظت اور قبائلی علاقوں اور ریاست ہائے کے امیدواران کے لئے درخواست فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے ہے

(INF(L)2578-C)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بھارتی حکومت کا فیصلہ

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ بھارت کے مشرقی اور مغربی پاکستان کی سرحدوں پر اپنی فوجی قوت میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ کی رُو سے بارڈر سیکورٹی فورس کو بھاری اسلحہ سے لیس کیا جا رہا ہے اور اس کی فوجی بنیادوں پر تنظیم شروع کر دی گئی ہے بھارتی حکومت نے منصوبہ بنایا ہے کہ سرحدوں پر متعین نیم فوجی دستوں سے محض پولیس کی بجائے باقاعدہ فوج کا کام لیا جائے۔

مسٹر چو این لائی موسم سرما میں پاکستان آئیں گے

کراچی ۲۹ جولائی۔ عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی آئندہ موسم سرما میں پاکستان آئیں گے۔ اس امکان کا اظہار کرتے ہوئے باخبر سفارتی ذرائع نے بتایا کہ چین کے رہنما پاکستانی قائدین سے باہمی دلچسپی اور اس علاقے سے متعلق امور پر اعلیٰ ترین سطح پر بات چیت کرنا چاہتے ہیں اس لئے مسٹر چو این لائی خود یہاں آئیں گے۔

عراق ایران اور ترکی سے قریبی تعلقات قائم کریگا

بغداد ۲۹ جولائی۔ عراق کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ناصر الہانی نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت ایران اور ترکی سے خاص تعلقات قائم کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی دوسرے اسلامی ممالک سے بھی قریبی اور خوشگوار تعلقات قائم کئے جائیں گے۔

۲ اگست سے ہفتہ شجرکاری منایا جائیگا

سرگودھا ۲۹ جولائی۔ مغربی پاکستان میں ۲ سے ۸ اگست تک ہفتہ شجرکاری منایا جائے گا۔ گورنر محمد موسیٰ ۲ اگست کو کوئٹہ میں ریزیڈنسی کے احاطہ میں پودا لگا کر ہفتہ شجرکاری کا افتتاح کریں گے ڈویژن کے صدر مقام پر کمشنر اور اضلاع میں ڈپٹی کمشنر ہفتہ شجرکاری کا افتتاح کریں گے۔

• ماسکو ۲۹ جولائی پاکستان کے وزیر زراعت و تعمیرات مسٹر شمس الضحیٰ روس کا نو روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد کل بذریعہ طیارہ بلغاریہ کے دارالحکومت صوفیہ پہنچ گئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴